

## 95418 - دنیاوی علوم کے طالب علم کو زکاة دینا

### سوال

سوال: میری بہن کی شادی ایک ایسے شخص سے ہوئی ہے جو کبھی کبھار کام کرتا ہے، ساتھ میں کنجوس بھی ہے، وہ میری بہن اور اپنے بچوں پر خرچ بھی نہیں کرتا، چنانچہ میری بہن ہی محنت کر کے گھر کے سارے اخراجات سنبھالتی ہے، اب اسے اعلیٰ تعلیم مکمل کرنے کا پابند کر دیا گیا ہے، وگرنہ اسے ملازمت سے نکال دیا جائے گا اور آمدن کا ذریعہ بند ہو جائے گا، تو کیا میں اسے اپنے مال کی زکاة دے دوں؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

جس کے پاس اپنے اخراجات پورے کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے ایسے دنیاوی علوم کے طالب علم کو زکاة دی جا سکتی ہے، بشرطیکہ اس کی تعلیم شرعی طور پر جائز ہو، اور اس کی ضرورت بھی ہو، اور اس تعلیم کے بعد ملازمت یا کاروبار کرنے کے مواقع بھی اس کیلئے پیدا ہوں۔

کیونکہ اب ڈگری کا حصول انتہائی ضروری ہو چکا ہے، اور اس کے بغیر کام یا ملازمت ملنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔

مرداوی رحمہ اللہ "الإتصاف" (3/218) میں کہتے ہیں:

"شیخ تقی الدین نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ: "کتابیں خریدنے کیلئے زکاة وصول کرنا جائز ہے، بشرطیکہ کہ یہ کتب ایسے علم پر مشتمل ہوں جن سے دینی اور دنیاوی فائدہ حاصل ہو" انتہی، اور ان کا یہ موقف درست ہے"

اس بنا پر آپ اپنی بہن کو اپنے مال کی زکاة دے سکتے ہیں۔

والله اعلم.